السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صاحب تذکیر الاخوان نے اپنی کتاب کے ایک باپ کے حاشیہ پر عوارف المعارف کے حوالہ سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ اس وقت تک کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ لوگ اس کی نگاہ میں ایک مینگنی کی طرح بے ''بس نظر نہ آنے لگیں، کیا یہ عبارت صحیح ہے یا نہیں؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آنچہ صاحب تذکیر الاخوان نقل کردہ حق است ''فما ذا بعد الحق الا الضلال عبارتہ ہکذا فی الباب الثالث والستین فی ذکر شیٔ من البدایۃ والنہایۃ لایتحقق صدقہ واخلاصہ الا بالشیئین متابعۃ امر الشرع وقطع النظر عن الخلق فکل الانات علی البدیات لموضع نظرہم الی الخلق وبلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیچ انہ قال لایکمل ایمان المرء حتی یکون الناس عندہ کالاباعد انتہی مافی العوارف لحتہ

صاحب تذکیر الاخوان نے جو عبارت نقل کی ہے درست ہے اس کا مضمون اس طرح ہے کہ وہ تریسٹھویں باب میں لکھتے ہیں ''آدمی کا صدق واخلاص دو چیزوں پر منحصر ہے پہلی شریعت کی اتباع اور دوسری تمام مخلوقات سے امیدیں منقطع کرلینا اور زیادہ تر آفت اسی آخری چیز ہے پش آتی ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ لوگ اس کی نگاہ میں مینگنی کی طرح ''(بے بس نظر نہ آنے لگیں۔ (عوارف المعارف

سخن درتوکل افتاد، فرمود کہ اعتمادے برحق باید کرد و نظر بر ہیچ کس نہ باید داشت بعد ازاں بر لفظ مبارک برزبان راند کہ ایمان کسے تمام نہ شود، تاہمہ مخلوق نزد او ہم چنان نماید کہ پشک شتر، چنانکہ حضرت نظام الدین اولیاء در فوائد الفواد درجلد ثالث در مجلس ہشتم می فرامید، پس مضمون ہردو کتاب مذکور موافق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است، چنانکہ ﴿اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ۔۔۔ الایۃ) وقال اللہ تعالیٰ: (وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا) وایضا (وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۝ ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ) الآیۃ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نے فوائد الفوائد میں بالکل یہی مضمون نقل کیا ہے اوران دونوں کتابوں کا مضمون کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس نے تم کو پاکیزہ چیزوں کا رزق '' دیا یہ اللہ ہے تمہارا پالنے والا، سو برکت والا ہے سارے جہانوں کا پالنے والا ''سب تعریفیں اسی کو ہیں جو جو سارے جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے۔ ''اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے کشادگی بنادیتے ہیں۔ ''اور جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اسے کافی ہے وغیرہ من الآیات۔''

وہمہ مخلوقات را بہ پشک شتر تشبیہ دادہ است بنا بر عدم قدرت بر موجود بودن و معدوم شدن ایشان است باختیار خود یعنے پشک بہ سبت انسان ناچیز و حقیر محض است طورے کہ خواہد آن را بگرواند، خواہ درآب اندازد، خواہ درآتش سوزاند، خواہ زیر پا بمالد و پراگندہ دریزہ ریزہ کندمے تواند ہم چنان مخلوقات از عرش تا فرش باعتبار قدرت قاہرہ و سلطنت باہرہ اوقادر مطلق وقاہر برحق عاجز ولاچار است و در وجود وبقاء فنا بے اختیار و درجلب منافع ودفع مضار بمشیت وارادہ ایزدی مقہور د مجبور سرشار۔

تیغ بگرفت بحف گفت کہ نازم این ست

سر فرو بردم و گفتم کہ نیازم این ست

قال اللہ تعالیٰ:

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

گرمرا بردار بند دیار بہر امتحان

کیست کان ساعت بہ تیغ از دار بکشاید مرا

اور یہ جو تمام مخلوقات کو اونٹ کی مینگنی سے تشبیہ دی ہے یہ صرف اس بات میں ہے کہ کسی کو بھی معدوم چیز کو موجود کرنے کی یا موجود کو معدوم کرنے کی ذاتی طاقت نہیں ہس جس طرح مینگنی انسان کی بہ نسبت بالکل ناچیز اور حقیر ہے کہ جس طرح آدمی چاہے اس کو الٹ پلٹ سکتا ہے پانی میں پھینک سکتا ہے، آگ میں ڈال سکتا ہے۔ پاؤں میں مسل سکتا ہے ریزہ ریزہ کر سکتا ہے ایسے ہی تمام مخلوقات فرش سے عرش تک خداوند کی قدرت کے سامنے مجبور مقہور ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اگر خدا تجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا اور اگر تیرا بھلا کرنا چاہے تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔''

''اعلم أنہ سبحانہ وتعالی قرر فی آخر ہذہ السورۃ أن جمیع الممکنات مستندۃ إلیہ وجمیع الکائنات محتاجۃ إلیہ ، والعقول والہۃ فیہ ، والرحمۃ والجود والوجود فائض منہ واعلم أن الشيء إما أن یکون ضارا وإما أن یکون نافعا ، وإما أن یکون لا ضارا ولا نافعا ، وہذان القسمان مشترکان فی اسم الخیر ، ولما کان الضر أمرا وجودیا لا جرم قال فیہ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ ولما کان الخیر قد یکون وجودیا وقد یکون عدمیا ، لا جرم لم یذکر لفظ الإمساس فیہ بل قال وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ والآیۃ دالۃ علی أن الضر والخیر واقعان بقدرۃ اللّٰہ تعالی وبقضاۂ فیدخل فیہ الکفر والإیمان والطاعۃ والعصیان والسرور والآفات والخیرات والآلام واللذات والراحات والجراحات ، فبین سبحانہ وتعالی أنہ إن قضی لأحد شرا فلا کاشف لہ إلا ہو ، وإن قضی لأحد خیرا فلا راد لفضلہ ألبتۃ ثم فی الآیۃ دقیقۃ أخری ، وہی أنہ تعالی رجح جانب الخیر علی جانب الشر من ثلاثۃ أوجہ الأول أنہ تعالی لما ذکر إمساس الضر بین أنہ لا کاشف لہ إلا ہو ، وذلک یدل علی أنہ تعالی یزیل المضار ، لأن الاستثناء من النفی إثبات ، ولما ذکر الخیر لم یقل بأنہ یدفعہ بل قال إنہ لا راد لفضلہ ألبتۃ انتہی ما فی التفسیر الکبیر مختصراً

تفسیر کبیر میں امام رازی نے پانچویں پارہ کی اس آیت کے تحت بڑی تفصیل سے اس مضمون کو بیان کیا ہے لکھتے ہیں ''تمام ممکنات اسی کی طرف منسوب ہے تمام کائنات اس کی محتاج ہے ، رحمت ، سخاوت اور وجود اسی سے ملتا ہے یہ آیت بیان کر رہی ہے کہ نفع اور نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے کفر و ایمان طاعت و نافرمانی خوشی اور مصیبت خیرات اور دکھ ، لذت و راحت اور زخم و بیماریاں سب اسی نفع و نقصان کی تفسیر میں اور یہ سب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔''

ودرنہ وہ سطر قبل ازین می نویسد ان من عرف مولاہ فلو التفت بعد ذلک الی غیرہ کان ذلک شرکا ، وہذا ہو الذی تسمیہ أصحاب القلوب بالشرک الخفي والقید السادس قولہ تعالی وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ والممکن لذاتہ معدوم بالنظر إلی ذاتہ وموجود بإیجاد الحق ، وإذا کان کذلک فما سوی الحق فلا وجود لہ إلا بإیجاد الحق ، وعلی ہذا التقدیر فلا نافع إلا الحق ولا ضار إلا الحق ، فکل شيء ہالک إلا وجہہ وإذا کان کذلک ، فلا حکم إلا للّٰہ ولا رجوع فی الدارین إلا إلی اللّٰہ ثم قال فی آخر الآیۃ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ یعني لو اشتغلت بطلب المنفعۃ والمضرۃ من غیر اللّٰہ فأنت من الظالمین ، لأن الظلم عبارۃ عن وضع الشيء فی غیر موضعہ ، فإذا کان ما سوی الحق معزولا عن التصرف ، کانت إضافۃ التصرف إلی ما سوی الحق وضعا للشيء فی غیر موضعہ فیکون ظلما فإن قیل فطلب الشبع من الأکل والری من الشرب ہل یقدح فی ذلک الإخلاص ؟ قلنا لا لأن وجود الخبز وصفاتہ کلہا بإیجاد اللّٰہ وتکوینہ ، وطلب الانتفاع بشيء خلقہ اللّٰہ للانتفاع بہ لا یکون منافیا للرجوع بالکلیۃ إلی اللّٰہ ، إلا أن شرط ہذا الإخلاص أن لا یقع بصر عقلہ علی شيء من ہذہ الموجودات إلا ویشاہد بعین عقلہ أنہا معدومۃ بذواتہا وموجودۃ بإیجاد الحق وہالکۃ بأنفسہا وباقیۃ بإبقاء الحق ، فحینئذ یری ما سوی الحق عدما محضا بحسب أنفسہا ویری نور وجودہ وفیض إحسانہ عالیا علی الکل انتہی ما فی التفسیر الکبیر من الجزء الخامس''

اور اس سے نو دس سطر پہلے لکھتے ہیں اگر کوئی آدمی اپنے مولا کو پہچاننے کے بعد غیر کی طرف متوجہ ہو تو اہل اللہ کے نزدیک ایسا آدمی مشرک ہے اور اگر کوئی آدمی اعتراض کرے کہ بھوکا روٹی کی طرف توجہ کرتا ہے پیاسا پانی کی طرف رجوع کرتا ہے تو کیا یہ مشرک ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ مشرک نہیں ہے کیونکہ روٹی یا پانی کا وجود اور اس کی سیر کرنے کی صفت سب اللہ تعالیٰ کی ایجاد و تکوین سے ہے تو ان کی طرف رجوع کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف بالکلیہ توجہ کرنے کے منافی نہیں ہے۔ صرف اتنا خیال رکھنا چاہئے کہ تمام چیزیں بذات خود معدوم ہیں اور خدا تعالیٰ کی ایجاد سے موجود ہیں۔''

ازیں نکتہ شتر زیرا کہ ساحت جولان گاہ قہر و جلال لایزال او ایزد متعال قالمی تو بہ شید المحال ازلیس و سیع و فسیح است ، ہر کہ وران وشت خار خونخوار ناپیدا کنار نجاکساری اصل خود زرہ وار گردراہ تسلیم ورضا را کحل الجواہر بصیرت گرواند مرد جلیج است

شوار یکہ مخم گردرہ جولانش

آفتاب از مرہ جاروب کشد میدانش

سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

''جب انسان کی نگاہ یہاں تک پہنچ جاتی ہے تو پھر تمام مخلوقات اس کی نگاہ میں مینگنی کی طرح بے حقیقت نظر آتی ہیں۔''

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص 256-261

محدث فتویٰ